مدینۃ المسیح

قادیان ۲۴ ماہ امان ۱۳۲۱ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج آٹھ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ ہنسی کی تکلیف میں پہلے کی نسبت کمی ہے احباب کامل صحت کے لئے دُعا فرمائیں :۔

سیدہ ناصرہ بیگم صاحبہ بنت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج ۸ بجے شب اطلاع موصُول ہوئی ہے۔ کہ ان کو کل ۱۰۱ بخار ہوگیا۔ مگر اب بخار اتر گیا ہے۔ اور طبیعت بھی نسبتاً بہتر ہے۔ احباب دُعائے صحت کریں :۔

آج ½ ۱۱ بجے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے بوجہ علالت قصر خلافت میں حضرت حافظ نبی بخش صاحب کا جنازہ پڑھایا۔ انہیں مقبرہ بہشتی کے قطعہ خاص صحابہ میں دفن کیا گیا ہے۔ احباب بلندیٔ درجات کے لئے دُعا فرمائیں۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب ناظر تعلیم و تربیت ایک ہفتہ کے لئے

جلد ۳۰ | ۲۶ ماہ امان ۱۳۲۱ ہش | ۸ ماہ ربیع الاوّل ۱۳۶۱ھ | ۲۶ ماہ مارچ سنہ ۱۹۴۲ء | نمبر ۷۱

اپنے فرض کے متعلق علماء کی غفلت

جمعیۃ علماء ہند نے اپنے لاہور کے اجلاس میں حسب پروگرام "مسلمانوں کے اتحادِ عمل اور باہمی احترام" کا جو نمونہ پیش کیا ہے۔ اس کا ذکر ایک گزشتہ پرچہ میں کیا جا چکا ہے۔ اب یہ بتایا جاتا ہے۔ کہ علماء کہلانے والوں کا اسلام نے جو اصل فرض قرار دیا ہے۔ اس کی ادائیگی کی طرف کہاں تک توجہ کی گئی ہے۔

ظاہر ہے۔ کہ علماء کا سب سے بڑا اور پہلا فرض مسلمانوں کی دینی راہ نمائی ہے یعنی دین کے ضروری امُور سے واقف کرنا اور ان پر عمل کرنے کی تلقین کرنا نیز تبلیغ و اشاعت اسلام کی کوشش کرنا۔ کوئی عالم کہلانے والا اس سے انکار نہیں کر سکتا۔ لیکن کیا علماء کی جمعیۃ نے اپنے حال کے جلسہ میں اس فرض کا ذکر تک بھی کیا۔ قطعاً نہیں۔ حتےٰ کہ دوسروں کی طرف سے اس طرف متوجہ کرنے کے باوجود اسے نذرِ تغافل ہی رکھا :۔

جمعیۃ کے جلسہ سے قبل اگرچہ مسلمان اخبارات میں "علماء" کی "راہ نمائی" اور یاددہانی کے متعلق کئی ایک مضامین شائع ہُوئے۔ لیکن سب سے اہم اور ضروری مضمون وُہ تھا۔ جو "علماء کرام کا مقام۔ فرض اور کام" کے عنوان سے اخبار شہباز (۲۰ مارچ) میں شائع ہُوا۔ اور جس کے متعلق خود شہباز نے لکھا:۔ "یہ مضمون وقتی پیغام کے لحاظ سے بہت اہمیت رکھتا ہے۔ ہم اپنے دیگر معاصرین سے گزارش کرتے ہیں۔ کہ وُہ بھی اس مضمون کو اپنے کالموں میں جگہ دیں"!

اس مضمون میں نہایت درد مندانہ اور مؤدبانہ رنگ میں علماء کا ان کے فرض اولین کی طرف توجہ دلاتے ہُوئے لکھا:۔

"علمائے امت محمدیہ کا فرض دعوت الی اللہ کے سوائے کچھ نہیں۔ اور پھر اس میں بھی الاہم فالاہم کے اصُول پر چلنا ہے۔ ان کا ابتدائی فرض یہ ہے۔ کہ وُہ دیکھیں۔ کیا امت ان ارکان دین کی پابند ہے۔ کہ جن کی پابندی خود بنیادًا مسلمان ہونے کے لئے ضروری ہے۔ امت کم از کم اتنا علم دین رکھتی ہے۔ کہ جتنا علمِ دین مسلمان ہونے کے مدار علیہ ہے اگر جواب نفی میں ہے۔ تو علماء کو اس فرض کے پورا کرنے سے پہلے کسی دوسری طرف متوجہ ہونا اپنے فرض کے دائرے سے قطعاً نکل جانا ہے۔ اب اس مقام پر دیانتداری سے غور کیا جائے۔ کہ کیا امت کے سب افراد کی یہ حالت ہے۔ کہ انہیں مبادیاتِ دین سے آگاہ سمجھا جائے۔ جواب مطلقاً نفی میں ہوگا"!

فی الواقعہ علماء کا یہی کام ہے۔ کہ وُہ دیکھیں مسلمان کہلانے والے دین کے متعلق کم از کم اتنا علم رکھتے ہیں۔ جو مسلمان کہلانے کے لئے ضروری ہے۔ اور جن لوگوں کو اتنا علم بھی حاصل نہ ہو۔ انہیں نظر انداز کر کے کسی اور شغل میں مشغول ہونا قطعاً علماء کا کام نہیں ہے اب جبکہ مسلمان کہلانے والوں کی بہت بڑی اکثریت دینی واقفیت سے بالکل بے بہرہ ہے۔ حتیٰ کہ کلمۂ شہادت تک پڑھنا نہیں جانتی علماء کا ان کی تعلیم و تربیت کو کلیۃً نظر انداز کر دینا کیونکر روا قرار دیا جا سکتا ہے۔ اور جب اس طرف توجہ دلانے کے باوجود علماء کہلانے والے توجہ نہ کریں۔ تو سوائے اس کے کیا کہا جا سکتا ہے۔ کہ خود ان علماء کہلانے والوں کے دلوں میں اسلام کی کوئی قدر و قیمت نہیں اور نہ اپنے فرائض کی ادائیگی کا کچھ احساس ہے :۔

علماء بے شک ملکی اور سیاسی معاملات میں بھی حصہ لیں۔ اور مسلمانوں کی راہ نمائی کریں لیکن اپنے فرض مذہبی راہ نمائی اور مذہبی تربیت کو نظر انداز کر کے نہیں۔ بلکہ اسے مقدم کرتے ہُوئے۔ اور اگر علماء مسلمانوں کی دین کی حقیقی تعلیم کو مکمل کر لیں۔ یعنی اسلام کی بنیادی ضروری تعلیم عام کر دیں تو پھر سیاسی اور ملکی اور اصلاحی جو پروگرام بھی ان کے سامنے پیش کریں گے۔ وُہ ضرور کامیاب ہو جائے گا۔ اور موجودہ صورت میں جو مشکلات پیش آ رہی ہیں۔ وُہ نہ آئیں گی لیکن افسوس کہ علماء اس طرف توجہ نہیں کرتے۔ اور حقیقت تو یہ ہے۔ کہ توجہ کر ہی نہیں سکتے۔ کیونکہ اسلام کی حقیقی تعلیم سے وُہ بے بہرہ ہیں۔ اور جسے اسلامی تعلیم قرار دے بیٹھے ہیں۔ اس کے بے نتیجہ اور بے ثمر ہونے کے باعث خود اس سے مطمئن نہیں ہیں :۔

تبلیغ دین کے اہم فریضہ کو نظر انداز کر کے سیاسیات میں منہمک ہو جانے کے جواز میں سب سے بڑی دلیل یہ دی جاتی ہے۔ کہ سیاست اسلام سے جُدا نہیں۔ اس کے متعلق مذکورہ بالا مضمون میں لکھا ہے " وُہ سیاسیات جو اسلام سے جُدا نہیں۔ اسلامی سیاست ہے یعنی اسلامی سیاست اسلام سے جُدا نہیں۔ نہ کہ موجُودہ دَور کے کافرانہ تمدن نے جو سیاست پیدا کی ہے۔ وُہ اسلام سے جدا نہیں وُہ اسلام سے جدا ہے۔ اور قطعاً جدا ہے۔ اس میں جب آپ مصروف ہونگے۔ تو وُہ مصروفیت غیر اسلامی ہوگی"!

مگر جمعیۃ علماء کے نقار خانہ میں طوطی کی آواز کون سنتا ہے۔ اور جب علماء کو یہ دعوےٰ ہو کہ کسی چیز کو اسلامی یا غیر اسلامی قرار دینے کا حق صرف انہی کو حاصل ہے جسے وُہ اختیار کریں۔ وُہ عین اسلامی ہے۔ اور جسے نظر انداز کر دیں۔ وُہ کلیۃً غیر اسلامی۔ تو پھر کیونکر توقع ہو سکتی ہے۔ کہ کسی اور کی بات کو وہ قابلِ التفات سمجھیں۔ خواہ وُہ کتنی ہی پختہ اور سچی کیوں نہ ہو۔ اس مضمون میں علماء سے یہاں تک بھی کہہ دیا گیا ہے کہ "خطرہ ہے امت علماء سے کاملاً سوءِ ظن کر کے متنفر ہو جائے" لیکن اس کا بھی کچھ اثر نہیں ہُوا۔ اور علماء نے اپنے جلسہ میں مسلمانوں کی دینی تعلیم و تربیت کا ذکر تک نہیں آنے دیا۔ اور جب خود مسلمانوں کو مسلمان بنانے کے متعلق علماء کی بے حسی اور لاپرواہی کا یہ عالم ہے۔ تو غیر مسلموں کو اسلام کی دعوت دینے اور ان میں اشاعت اسلام کرنے کا تو انہیں خیال بھی نہیں آ سکتا۔ اب غور فرمائیے۔ جو علماء اپنے فرض کی ادائیگی میں اس درجہ کوتاہ عمل ہیں۔ ان سے کسی قسم کی بھلائی کی توقع

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں ایک اور مبارک تقریب

اعلان شادی و تحریک دعا

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے اپنے صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کی شادی کے متعلق حسب ذیل اعلان برائے اشاعت ارسال فرمایا ہے۔

میرے لڑکے عزیزم مرزا منیر احمد سلمہ کا نکاح عزیزہ طاہرہ بیگم سلمہا دختر اخویم مکرم میاں عبد اللہ خاں صاحب کے ساتھ ہو چکا ہے۔ اب تقریب رخصتانہ مورخہ [illegible] ۲۸ بروز ہفتہ قرار پائی ہے۔ رخصتانہ انشاء اللہ نماز عصر اور مغرب کے درمیان ہو گا۔ میں جملہ دوستوں سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو فریقین کے لئے دین و دنیا کے لحاظ سے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے آمین

(نوٹ) جن عزیزوں اور دوستوں کو شادی میں شرکت کے لئے دعوتی خطوط لکھے گئے ہیں۔ وہ نوٹ فرمالیں کہ ایک مجبوری کی وجہ سے شادی کی تاریخ ۲۵ مارچ بروز بدھ کی بجائے ۲۸ مارچ بروز ہفتہ مقرر کی گئی ہے ؛

اہل قادیان سے ایک درخواست

کل بروز جمعرات بوقت ۷ بجے صبح قادیان سے بھینی جانے والی سڑک پر عمل اجتماعی ہوگا انشاء اللہ۔ میں آپ تمام دوستوں سے پر زور درخواست کرتا ہوں۔ کہ آپ نہ صرف خود اس میں شمولیت فرمائیں۔ بلکہ اپنے حلقہ کے ہر فرد کو اس میں شامل کرنے کے ذمہ وار ہیں۔ کہ یہ ایک قومی کام ہے۔ جس سے ہم سبکدوش نہیں ہو سکتے۔ نیز یاد رکھیں۔ کہ ہمارے مسیح کو خدا تعالیٰ نے فرمایا تھا۔ انت المسیح الذی لا یضاع وقتہ کہ تو وہ مسیح ہے جس کا وقت ضائع نہیں کیا جاتا۔ ہم آپ کی بیعت پر ایمان لائے ہیں۔ اور ہمارا فرض ہے کہ ہر دینی کام میں وقت کی پابندی کرتے ہوئے وقت کو ضیاع سے بچائیں۔ پس میں آپ سے یہ درخواست بھی کرونگا۔ کہ آپ مقام عمل پر وقت سے چند منٹ قبل پہنچ جائیں۔ تاکہ کام وقت پر شروع کیا جاسکے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

خاکسار مرزا ناصر احمد صدر مجلس خدام الاحمدیہ

اخبار احمدیہ

درخواست ہائے دعا:۔ (۱) سردار بیگم صاحبہ زوجہ مستری رحیم بخش صاحب دارالفضل سخت بیمار ہیں (۲) حافظ اللہ خاں صاحب مو سٹے ہی ماسٹر معہ اہل و عیال بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت کریں۔

شکریہ احباب:۔ خاکسار کے بچے کی ولادت پر بہت سے احباب نے مبارکباد کے خطوط لکھے ہیں۔ فرداً فرداً

تمہاری تمام فلاح اور نجات کا سرچشمہ قرآن ہے

"خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ الخیر کلہ فی القرآن کہ تمام قسم کی بھلائیاں قرآن میں ہیں۔ یہی بات سچ ہے۔ افسوس ان لوگوں پر جو کسی اور چیز کو اس پر مقدم رکھتے ہیں۔ تمہاری تمام فلاح اور نجات کا سرچشمہ قرآن میں ہے۔ کوئی بھی تمہاری ایسی دینی ضرورت نہیں۔ جو قرآن میں نہیں پائی جاتی۔ تمہارے ایمان کا مصدق یا مکذب قیامت کے دن قرآن ہے۔ اور بجز قرآن کے آسمان کے نیچے اور کوئی کتاب نہیں۔ جو بلاواسطہ قرآن تمہیں ہدایت دے سکے۔ خدا نے تم پر بہت احسان کیا ہے۔ جو قرآن جیسی کتاب تمہیں عنایت کی۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ وہ کتاب جو تم پر پڑھی گئی اگر عیسائیوں پر پڑھی جاتی۔ تو وہ ہلاک نہ ہوتے۔ اور یہ نعمت اور ہدایت جو تمہیں دی گئی اگر بجائے توراۃ کے یہودیوں کو دی جاتی۔ تو بعض فرقے ان کے قیامت سے منکر نہ ہوتے۔ پس اس نعمت کی قدر کرو جو تمہیں دی گئی۔ یہ نہایت پیاری نعمت ہے۔ یہ بڑی دولت ہے۔ اگر قرآن نہ آتا تو تمام دنیا ایک گندے مضغہ کی طرح تھی۔ قرآن وہ کتاب ہے جس کے مقابل پر تمام ہدایتیں ہیچ ہیں" (کشتی نوح)

مبارک وہ جو برکت کو پا گیا اور رحمت کا وارث ہو گیا

یاد رہے سابقین کی پہلی فہرست میں شامل ہونے کے لئے ۳۱ مارچ تاریخ ہے۔ آپ اپنے دل کو یہ کہہ کر ہرگز تسلی نہ دیں۔ کہ ابھی وقت بہت ہے۔ آخر میں دے دیں گے۔ کیونکہ یہ نفس کا دھوکا ہے بسا اوقات آخری وقت میں دینے کا ارادہ کرنے والے آخر میں بھی دینے کی توفیق نہیں پاتے۔ اور ثواب سے محروم رہ جاتے ہیں۔ پس تم دوسروں کے مونہوں کی طرف مت دیکھو۔ تم اپنی زبان کو خدا کی زبان اور اپنے ہاتھوں کو خدا کے ہاتھ سمجھو۔ تا اللہ تعالےٰ کی رحمت تم پر نازل ہو"۔

"یاد رکھو خدا تعالےٰ کے کام بندوں کی مدد کے محتاج نہیں۔ وہ اپنے کام خود اپنے ہاتھ سے کرتا ہے۔ مگر مبارک ہے وہ جس کے ہاتھ کو خدا تعالےٰ اپنا ہاتھ قرار دے کہ وہ برکت کو پا گیا۔ اور رحمت کا وارث ہو گیا"

پس ہندوستان کی جماعتیں اور افراد جو ۳۱ مارچ تک اپنے وعدے پورے کرینگے وہ سابقوں کی پہلی فہرست میں ہوں گے۔ اسی طرح بیرون ہند کی جو جماعتیں یا افراد اپنے وعدے ۳۰ اپریل کو اپنے مقامی ڈاکخانہ میں ڈال دیں۔ تو ان کا وعدہ بھی وقت کے اندر ہے۔ اور اگر وہ اپنی رقوم ۳۱ جولائی تک مرکز میں داخل کر دیں۔ تو وہ بھی بفضل خدا سابقوں کی پہلی فہرست میں ہوں گے۔ اللہ تعالےٰ آپ سب کو توفیق بخشے۔ فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

---

۴۴ چونکہ سب کو جواب لکھنا مشکل ہے۔ اس لئے بذریعہ اخبار تمام احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ خاکسار تاج الدین لائلپوری

ولادت:۔ عزیزم شیخ مبارک احمد صاحب مبلغ مشرقی افریقہ کے ہاں ۲۶ مارچ کو لڑکا تولد ہوا۔ جس کا نام حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے منور احمد رکھا ہے۔ احباب مولود کی درازیٔ عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار محمد امین مختار عام قادیان

دعائے مغفرت:۔ میری اہلیہ مورخہ ۱۲ مارچ کو ایک سال کی سخت علالت کے بعد وفات پا گئی ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون احباب دعائے مغفرت فرمائیں۔ خاکسار [illegible]

وقار عمل میں پوری شوق اور روحانی ولولہ سے شامل ہوئیے

(مہتمم وقار عمل)

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیاں موجودہ جنگوں کے متعلق

از جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب قادیان

(۱۳)

نذیر ربانی کی بعثت

غرض یاجوجی تباہ کن جنگوں کے متعلق رسولوں کی میعاد کا وقت جب قریب آیا۔ تو ایک نذیر ربانی نے جس کی آمد کی اطلاع اور ظہور کی گھڑی اور علامتیں تک پہلے سے معین کی جا چکی تھیں۔ عین وقت پر آ کر تمام قوموں کو بأسٍ شدید سے آخری بار آگاہ کیا۔ اور ڈرایا۔ تا کہ وہ بچیں۔ اور فائدہ اٹھائیں۔ اور جو کلماتِ وحی اس پر اس بارہ میں نازل ہوئے۔ ان میں بأسِ شدید کے ظہور کے متعلق بتایا ہوا زمانہ بھی وہی ہے۔ جو سابقہ پیشگوئیوں میں بتایا گیا تھا۔ بلکہ اس آخری انذار میں۔ اس زمانہ کی اس لحاظ سے زیادہ وضاحت پائی جاتی ہے کہ اس کے ظہور کے لئے پسر موعود کا زمانہ پیدائش مقرر ہے۔

پسر موعود

یہ پسر موعود کون ہے۔ اور اس کی پیدائش کا کیا وقت ہے؟ اگر اس کے متعلق پہلے شبہ تھا۔ تو آج امر واقعہ نے اس شبہ سے بھی نقاب اٹھا دیا ہے۔ وہ احمد مرسل ربانی کا بیٹا ہے۔ جسے درحقیقت عالم کباب والے محشر معیبت خیز کے لئے بطور نشان ٹھہرایا گیا تھا۔ اسی بیٹے کی روحانی پیدائش پر جو دراصل عہد خلافت سے ہوئی تمام اسلام کے لئے نئے سرے سے انہی جہنمی ہنگامہ آرائیوں کے بیچوں بیچ عہد دولت و اقبال والی موعودہ آسمانی بادشاہت کی بنیاد ڈالی جانے والی ہے۔ اسی کے عہد خلافت کے چند ماہ بعد پہلی جنگ عظیم ہوئی جسے جنگ عظیم کے نام سے پکارا گیا تھا۔ اور وہ پہلی جھپک تھی۔ اور اسی کے عہد خلافت میں یہ دوسری جنگ ہے۔ جو پیشگوئی کے مطابق دوسری جھپک ہے۔ اور یہ جنگیں یاجوجی بھی ہیں۔ عالمگیر بھی ہیں۔ یہ آتشباد۔ دھواں دھار۔ اور زہر افشاں بھی ہیں۔ سمندروں کی لہریں ٹھاٹھیں ہیں کشتیاں بھی رواں ہیں کشتیاں بھی ہو رہی ہیں۔ آسمان سے فوجوں کا نزول بھی ہے۔ اور قوی ہیکل پیراشوٹوں کی وجہ سے کہرام بھی برپا ہے۔ جس سے زمین زیر و زبر ہے پہاڑ لرزاں ہیں۔ اور ما علی الارض۔ اور اس کی زیبائش کو صعیدًا جرزًا۔ کھنڈرات بنایا جا رہا ہے۔ غرض ہر وہ کیفیت جو بأسِ شدید کے متعلق بتائی گئی تھی۔ آج مجسمہ صداقت بن کر یاد نہ کرنے والوں کی آنکھوں کے سامنے کھڑی ہے۔

موجودہ جنگوں میں ہماری شرکت کی نوعیت

یہاں تک میں نے سورۂ کہف کی بأسِ شدید والی پیشگوئی اور اقوام یاجوج و ماجوج کی جنگوں کے متعلق مختلف پہلوؤں سے روشنی ڈالی ہے۔ سابقہ انبیاء کے الہامی نوشتوں قرآن مجید کی آیاتِ بینات۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیث مرویہ۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تازہ الہامات کو اس ضمن میں پیش کیا ہے۔ جہاں تک میں سمجھتا ہوں۔ ضروری باتیں بیان ہو چکی ہیں۔ البتہ ایک سوال باقی ہے۔ جو میرے دل میں کھٹکتا ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ جب موجودہ یورپین جنگیں بأسِ شدید والے انذار کی مصداق ہیں۔ تو جماعت احمدیہ کیوں اس میں حصہ لیتی۔ اور کیوں برطانیہ کی فتح کے لئے دعائیں کرتی ہے اس لئے اس بارہ میں احمدی نقطۂ نظر سے خیالات کا اظہار کرنا ازبس ضروری معلوم ہوتا ہے سو اس کے متعلق ایک جواب تو دے چکا ہوں جب میں نے کہا تھا۔ کہ سورۂ مریم کی آیت فوربّك لنحشرنّهم والشياطين ثم لنحضرنّهم حول جهنم جثيا۔ میں یہ پیشگوئی بھی کی گئی ہے۔ کہ اس جہنم گیر موعودہ ہنگامہ آرائی میں ناخلف مسلمان اقوام بھی عیسائی اقوام کے ساتھ شریک کی جائیں گی۔ فسوف يلقون غيا۔ تاکہ اپنی ناخلفی اور کجروی کی وہ بھی سزا پائیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ جب یہ قیامت خیز بأسِ شدید دنیا میں قائم ہوگا۔ تو دونوں قومیں عیسائی اور مسلمان خدا تعالیٰ سے غافل اور شہواتِ نفس کے تابع ہونگی۔ عیسائی اقوام یاجوج و ماجوج کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ من اغفلنا قلبه عن ذكرنا واتبع هواه وكان امره فرطا اور مسلم اقوام کی بھی تقریبًا یہی حالت بتائی گئی ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ فخلف من بعدهم خلف اضاعوا الصلوٰة واتبعوا الشهوات (سورۂ مریم) صرف اس قدر فرق ہوگا۔ کہ عیسائی اقوام بے دینی اور ضلالت میں (کان امره فرطا) حدود سے گزری ہوئی ہونگی۔ اور مسلمان نمازیں تو پڑھیں گے۔ (اضاعوا الصلوٰة) مگر نہ پڑھنے کے برابر ہونگی واتبعوا الشهوات اور شہوات کے پیرو ہوں گے۔ غرض غفلت کے لحاظ سے دونوں قوموں کی حالت تھوڑے سے فرق کے ساتھ یکساں ہوگی۔ اس لئے یہ ناخلف مسلمان بھی (فسوف يلقون غيا۔) اپنی کجروی کی سزا پائیں گے (فوربك لنحشرنهم والشياطين) اور انہیں بھی ضرور اس محشر میں شریک کیا جائے گا۔

پس جماعت احمدیہ جو عالم اسلامی کا ایک حصہ ہے۔ ایک ہزار سالہ شبِ تاریک والے نتیجہ اجوج کے بداثرات سے باہر نہیں رہ سکتی۔ علاوہ ازیں بأسِ شدید کی سزا بھی عالمگیر ہونے کی وجہ سے سب کو شامل کرنے والی ہے۔ جو سب پر اثر انداز ہونے والی ہے۔ اس سے ہم بھی متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ اس لئے اگر ہم اس جنگ میں شریک ہیں۔ تو ہماری یہ شرکت اسی طرح غیر اختیاری ہے۔ جس طرح تمام اقوام عالم کی شرکت ان معنوں میں غیر اختیاری ہے کہ حالات نے ہم سب کو اس میں شریک ہونے کے لئے مجبور کر دیا ہے۔ ہر ایک قوم نے انتہائی کوشش کی۔ کہ اس جنگ میں شریک نہ ہو۔ اور کسی نہ کسی بہانہ سے غیر جانبدار رہے۔ لیکن جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ قومیں اس جنگ سے ادھر ادھر نہ ہٹ سکیں گی۔ تمام قومیں ایک ایک کر کے اس جہنم کے اردگرد گھٹنوں کے بل کھینچ کر لائی گئی ہیں پس جیسے تمام اقوام عالم اس جنگ میں شریک ہونے کے لئے تقدیر الٰہی کے ماتحت مجبور ہیں۔ ہم بھی ان کے ساتھ ایسے ہی مجبور ہیں۔

امتیازی نوعیت

البتہ ہماری شرکت ایک امتیازی نوعیت کی ہے۔ اور یہ اس ایمان کی وجہ سے ہے۔ جو ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ سے حاصل ہوا۔ اور وہ ایمان یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کا وعدہ ثم ننجي الذين اتقوا کہ متقیوں کو آخرکار نجات دی جائیگی یہ وعدہ بشارت ہے۔ اور اسی طرح پورا ہوگا جس طرح کہ بأسِ شدید کا انذار پورا ہوا۔ سورۂ کہف کی ابتدائی آیات میں یہ وعدہ بایں الفاظ ہے۔ ويبشر المؤمنين الذين يعملون الصالحات ان لهم اجرا حسنا ماكثين فيه ابدا۔ اور سورۂ مریم میں اس وعدہ کا حوالہ دیتے ہوئے اسے بایں الفاظ دہرایا گیا ہے۔ جنات عدن التي وعد الرحمٰن عباده بالغيب۔ انه كان وعده ماتيا۔ پس ہماری شراکت اختیاری اپنی نوعیت میں ایمان والی باتوں سے تعلق رکھتی ہے۔ اور ہمیں اس کا نیک بدلہ ضرور دیا جائیگا۔ ہمیں کامل یقین ہے۔ کہ ہمارا نجات دہندہ وعدہ کے مطابق آ گیا ہے۔ اور یہ کہ اس کی ساری باتیں ماننا ہمارے لئے خیر و برکت کا موجب ہے۔ اور اس نے ہمیں کہا ہے۔ کہ حکومت برطانیہ کے شکر گزار اور خیر خواہ رہنا کہ اس کے قوانین آزادی کی وجہ سے میں خدا تعالیٰ کا آخری پیغام انذار و تبشیر ساری دنیا کو پہنچانے کے قابل ہوا ہوں۔ اور یہ کہ خدا تعالیٰ سے امید ہے۔ کہ برطانوی قوم کا اس کے اس نیک سلوک کی وجہ سے انجام اچھا ہوگا۔ اور وہ بھی آخر راہ راست پر آئے گی۔ اور اسلام قبول کرنے کی توفیق پائیگی۔ لیکن اگر اہل برطانیہ ہمارے اس نیک جذبہ سے فائدہ نہ اٹھائیں تو خدا تعالیٰ اپنی اس تازہ وحی میں فرماتا ہے۔ "آپ کے ساتھ انگریزوں کا نرمی کے ساتھ ہاتھ تھا۔ اسی طرف خدا تعالیٰ تھا۔ جو آپ تھے۔ آسمان پر دیکھنے والوں کو ایک رائی برابر غم نہیں ہوتا۔" (تذکرہ صفحہ ۵۶۹)

اسلام ہماری مایۂ ناز پونجی ہے۔ اور یہی ہمارا کل سرمایہ ہے۔ پس ہم اس محبوب ترین سرمایہ کی خاطر اور اس ایمان کی وجہ سے جو ہمیں عرفان کی حد تک ہے۔ اور اپنے امام کی اطاعت میں صرف برطانیہ کے لئے ہی نہیں۔ بلکہ سارے جہان کے لئے امن اور سلامتی کی دعاؤں میں مسجود ہیں یہ مختصر سا جواب ہے۔ اس سوال کا کہ ہم کیوں حکومت برطانیہ کے حامی اور شریک کار ہیں۔

یوم خلافت پر جماعت احمدیہ دہلی کا جلسہ

آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خانصاحب کی تقریر

۱۶ مارچ ۱۹۴۲ء بروز اتوار ۱۰ بجے دن ۸۵ سرکلر روڈ جناب حافظ عبدالسلام صاحب کی کوٹھی پر یوم خلافت منانے کے لئے جماعت احمدیہ نئی دہلی کا جلسہ ہوا۔ احباب جماعت کی کافی تعداد شامل تھی۔ جناب حافظ عبدالسلام صاحب صدر جلسہ تھے۔ اس جلسہ میں آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب جج فیڈرل کورٹ نے نہایت مؤثر تقریر فرمائی۔

آپ نے فرمایا ہم میں اور غیر مبائع دوستوں میں جو اختلافات ہیں۔ وہ ایسے وقت میں پیدا ہوئے۔ جبکہ خدا کا نبی تھوڑا ہی عرصہ ہوا جماعت سے جسمانی طور پر جدا ہوا تھا۔ ۱۹۰۵ء میں خدا سے اپنی وفات کی خبر پا کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے الوصیت شائع فرمائی۔ یعنی اپنی وفات سے صرف ۲½ سال پیشتر۔ مئی ۱۹۰۸ء میں کثرت سے اس مضمون کے الہامات حضور کو ہونے شروع ہوئے۔ کہ تمہاری موت کا وقت قریب ہے۔ ۲۵ مئی کو حضور کی طبیعت ٹھیک تھی ظاہری صحت کے لحاظ سے گمان بھی نہ ہوتا تھا۔ کہ حضور کل فوت ہو جائیں گے مگر خدا کی وحی نے بتا دیا۔ کہ وفات کا وقت قریب آگیا ہو۔ اگر آپ الہام اپنے پاس سے بنا لیتے تھے۔ تو پھر پورے کیوں ہو جاتے تھے۔ اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ لایظہر علی غیبہ احداً الا من ارتضیٰ من رسول۔ اللہ تعالےٰ غیب کی خبریں سوائے انبیاء کے کسی پر ظاہر نہیں کرتا

مسیح موعود کی وفات

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو الہام ہوا الرحیل ثم الرحیل اے بندے تیرا خدا تجھے بلاتا ہے۔ میرے حضور تیرے حاضر ہونے کا وقت قریب آگیا ہے۔ لاہور کو روانگی سے قبل بھی قادیان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وحی نے کثرت اور تواتر کے ساتھ حضور کو بتلا دیا تھا۔ کہ رفیق حقیقی سے ملاقات کا وقت آگیا۔ جماعت جانتی تھی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام انسان ہیں اور موت وحیات کے قانون سے وابستہ ہیں۔ جس قانون کے اجرا سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیسا انسان بھی مستثنیٰ نہیں رہ سکا۔ مگر پیار کے لحاظ سے خیال بھی نہ آتا تھا۔ کہ ہمارا محبوب آقا جماعت کو چھوڑ کر چلا جائیگا۔ ۲۵ تاریخ آپ کی صحت ٹھیک تھی۔ ۲۶ مئی کو پھر الہام ہوا۔ تیرے اس دنیا سے کوچ کا وقت آگیا۔ خدا کی وحی نے متواتر آپ کو اس سانحہ سے اطلاع دیدی ہوئی تھی۔ آخر ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کی صبح کو آپ مشیت ایزدی کے ماتحت فوت ہو گئے۔ جب یہ واقعہ ہوا۔ تو ہمارے دل ہل گئے۔ اور جماعت بنیادوں سے ہل گئی۔

حضرت مسیح موعود کی وفات کے بعد سب سے پہلا فیصلہ

یہ زمانہ نبوت کے بالکل ساتھ کا تھا۔ اور جماعت روحانیت کے معراج پر تھی۔ اسوقت کے فیصلوں نے آئندہ کے لئے مشعل راہ بننا تھا جو نہایت عجیب طریقہ سے اللہ تعالےٰ نے غیر مبایعین کے اکابر سے کرائے۔ اور ہمیشہ کے لئے ان کے ہاتھ باندھ دیئے دیگر مصالح آج ان کو ان فیصلوں سے منحرف کر دیا تو اور بات ہے۔ ورنہ اللہ تعالےٰ نے انہی کے ہاتھوں سے خلافت کے نظام کی بنیاد ڈلوادی۔ اس اعلان میں جو خواجہ کمال الدین صاحب مولوی محمد علی صاحب اور دیگر اکابر جماعت کے دستخطوں سے شائع ہوا۔ جماعت نے متفقہ طور پر فیصلہ کیا۔ کہ چونکہ خلافت نبوت کا عکس ہے۔ اس لئے خلیفہ کی اطاعت اسی طرح لازم ہے۔ جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی۔

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی کی وفات

میری عمر ۱۸ سال کی تھی۔ جب میں تعلیم کے لئے ولایت گیا۔ اس براعظم کے کسی ملک میں مجھے جانا ہوتا۔ تو میں حضرت خلیفۃ المسیح اول رض سے اجازت حاصل کرتا۔ حضور لکھتے اجازت ہے بشرطیکہ کوئی دینی و دنیوی مقصد پیش نظر ہو ایک موقعہ پر جرمنی جانے کے لئے میں نے اجازت مانگی۔ جب حضور کی اجازت آئی۔ تو میں جرمنی گیا۔ انہی ایام میں خواجہ کمال الدین صاحب مرحوم کے منشی صاحب نے جن کا نام نور احمد تھا خواب دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے ہیں۔ انہوں نے تعبیر کی۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی چونکہ سب سے بڑھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے شیدائی ہیں۔ اس لئے شاید حضور کی وفات کی خبر ہو۔ اس وقت میری عمر اکیس سال کی تھی جب قادیان سے خواجہ کمال الدین صاحب کے نام تار آیا۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رض فوت ہو گئے ہیں۔ پھر دوسرا تار آیا۔ کہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفہ منتخب ہوئے ہیں۔ ایک تیسرا تار آیا کہ ابھی کچھ فیصلہ نہیں ہوا جماعت میں اختلاف ہے۔ بعد میں معلوم ہوا پہلے دونوں تار حضرت مولوی شیر علی صاحب کے تھے اور تیسرا غیر مبایعین کا۔

خواجہ صاحب کے خیالات

خواجہ کمال الدین صاحب بے تکلفی کے انداز میں مجھ سے کہا کرتے تھے کہ یارا مولوی دے مرنے دے بعد وی جماعت وچ خلافت توں فساد ہی پینا ہے۔ محمد علی بڑا حساس ہے نکی جئی گل تے رون لگ پیندا اے۔ میاں او بچہ ہے۔ میں ہاں میرے وچ اے نقص ہے کہ میں سچی گل مونہہ تے کہہ دتا۔ ایس لئی لوگ میتھوں ناراض ہو جاندے نے یعنی "ظفر اللہ خان مولوی صاحب کی وفات کے بعد بھی جماعت میں خلافت پر فساد پڑنا ہے مولوی محمد علی صاحب ہیں مگر انکی طبیعت حساس ہے اور چھوٹی چھوٹی باتوں پر رونے لگ جاتے ہیں۔ میاں محمود احمد صاحب ہیں مگر وہ بچہ ہیں (خواجہ صاحب کے خیال میں اس بچے نے بڑا نہیں ہونا تھا) میں ہوں مجھ میں یہ نقص ہے کہ میں سچی بات منہ پر کہہ دیتا ہوں اس لئے لوگ مجھ سے ناراض ہو جاتے ہیں۔ مگر فکر کی کوئی بات نہیں۔ میں نے انجمن کے قوانین ایسے بنا دیئے ہیں کہ محمود کے ہاتھ باندھ دیئے ہیں۔ (ان کے دل میں خیال ہو گا کہ میاں صاحب نے خلیفہ بننا ہے)

ملکہ الزبتھ کی فلم

ایک دفعہ میں اور خواجہ صاحب ایک فلم دیکھنے گئے۔ اسمیں ملکہ الزبتھ کی زندگی کے حالات دکھائے گئے تھے۔ ارل آف ایسکس کو الزبتھ نے آئرلینڈ کا وائسرائے بنایا تھا۔ اس کے متعلق ملکہ کو اطلاع ملی۔ کہ وہ بغاوت کی تیاریاں کر رہا ہے۔ اور ملکہ کو قتل کر کے تخت انگلستان پر بیٹھنا چاہتا ہے۔ ملکہ نے اس کی گرفتاری کے احکام صادر کئے۔ اس کے لئے موت کی سزا تجویز ہوئی۔ جلاد آئے۔ اور ارل آف ایسکس کا سر قلم کرنے لگے۔ جس وقت یہ مرحلہ آیا تو خواجہ صاحب کی طبیعت گھبرا گئی۔ اٹھ کھڑے ہوئے اور مجھے کہنے لگے۔ جلدی باہر چلو۔ میں سمجھا خواجہ صاحب کی طبیعت خراب ہو گئی ہے۔ میں ان کے ساتھ باہر آگیا۔ خواجہ صاحب نے مجھ سے کچھ نہ کہا۔ نصف میل ہم چپ چاپ چلے گئے۔

خواجہ کمال الدین صاحب کا ایک خواب

اس کے بعد خواجہ صاحب نے مجھے بتایا کہ میں نے ایک خواب دیکھا تھا۔ کہ میں اور مولوی محمد علی صاحب اور بعض اور لوگ حضرت خلیفۃ المسیح اول کے خلاف بغاوت کے جرم میں پکڑے گئے ہیں۔ اور ہمارا مقدمہ حضرت خلیفۃ المسیح اول کے حضور پیش ہوا ہے۔ حضور نے پوچھا خواجہ صاحب آپ نے یہ سازش کی ہے۔ بتائیے آپ کو کیا سزا دی جائے۔ میں نے جواب دیا۔ آپ اب بادشاہ ہیں جو چاہیں کریں۔ خواجہ صاحب کہنے لگے میں نے یہ خواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو سنایا۔ حضور نے فرمایا خواجہ صاحب شاہی قیدی ہوا کرتے ہیں کوئی حرج کی بات نہیں۔

خواجہ صاحب نے کہا جب حضرت مسیح موعود ہیضہ سے فوت ہوئے (مجھے خواجہ صاحب کے یہ الفاظ بہت برے لگے۔ کیونکہ انبیاء کے متعلق زبان سے ایسے الفاظ نکالنے چاہئیں جو ان کی شان کے مطابق ہوں۔ یہ تو غیر احمدیوں اور مخالفین کا اعتراض تھا۔ کہ مرزا صاحب ہیضہ سے فوت ہوئے۔ جماعت نے غیر احمدیوں کے اسی اعتراض کو سنکر لاہور کے سول سرجن مسٹر لینڈ کو بلوایا تھا۔ اور اس کی رائے طلب کی تھی۔ اس نے لکھ کر دیا تھا۔ کہ حضرت مرزا صاحب کی وفات ہیضہ سے نہیں ہوئی) تو میں نے (خواجہ صاحب) حضرت مسیح موعود کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی سے کہا ہاتھ لائیے۔ تاکہ میں آپ کی بیعت کروں۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رض نے انکار کیا۔ اور فرمایا حضرت اماں جان موجود ہیں ان کے پاس جاؤ محمود ہے ناصر نواب ہے۔ جب ساری جماعت نے متفقہ طور پر بیعت لینے کی درخواست کی۔ تب حضور نے بیعت لینی منظور فرمائی

جناب چودھری صاحب نے فرمایا۔ اس طرح خدا تعالیٰ نے ان لوگوں کے ہاتھ سے فیصلہ کرا دیا کہ خلیفہ کے ہاتھ میں مرید جب تک نہ جائے۔ جماعت کی وحدت قائم نہیں رہ سکتی اور حضرت خلیفہ اولؓ اور جماعت نے متفقہ طور پر آئندہ نسلوں کے لئے نمونہ قائم کر دیا اب اگر کوئی اس شاہ راہ عمل سے پھر جائے تو یہ اس کی بدقسمتی ہے۔

خواجہ صاحب کا دوسرا خواب

پھر خواجہ صاحب نے کہا۔ حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کی زندگی میں میں نے دوسرا خواب دیکھا کہ میں مولوی محمد علی صاحب اور دیگر چند ساتھی دوبارہ سازش کے جرم میں پکڑے گئے ہیں اور حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ بادشاہ ہیں۔ آپ ایک تخت پر بیٹھے ہیں۔ حضور نے فرمایا ان کا سر قلم کر دیا جائے۔ سنما میں ملکہ الزبتھ کے خلاف بغاوت کے جرم میں ارل آف ایسکس کا سر قلم ہوتے دیکھ کر مجھے اپنا وہ خواب یاد آ گیا۔ اور میں اس نظارہ کو دیکھ نہیں سکا۔ اس لئے باہر آ گیا۔

لنڈن میں ایک موقعہ پر میں نے خواجہ صاحب سے کہا۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کی زندگی میں تو آپ نے خلیفہ کی کامل اطاعت کا فیصلہ کیا تھا۔ اب کیوں اس کے خلاف کہتے ہیں۔ تو کہنے لگے ہم نے دھمک ماری تھی! میں نے عرض کیا اگر آپ اس وقت ایسا کر سکتے تھے۔ تو اب بھی ایسا کر سکتے ہیں۔ اگر اس وقت آپ نے دنیاوی مصلحتوں کے ماتحت بیعت کی تھی۔ تو اب بھی دنیاوی مصلحتیں آپ کی بیعت میں روک بن سکتی ہیں ہم نے دنیا کی خاطر احمدیت کو قبول نہیں کیا۔ پھر ہمیں کیا ضرورت ہے۔ کہ آپ کے پیچھے چلیں۔

حضرت خلیفہ اولؓ کا فیصلہ

غیر مبایعین کہتے ہیں۔ خلیفۃ المسیح اولؓ بزرگ آدمی تھے۔ ہم نے بزرگی دیکھ کر بیعت کر لی۔ مگر اس بزرگ نے تو کہا کہ خلافت کا کرتہ خدا نے مجھے پہنایا ہے۔ تم میں سے کسی کی طاقت نہیں کہ سرکشی کر سکے۔ جو سرکشی کرے گا۔ میں اسے جماعت سے نکال دوں گا۔ چنانچہ غیر مبایعین نے سرکشی کی۔ اور اس سرکشی کو امتحانی کیس بنایا۔ اس امتحان میں غیر مبایع فعل ہوئے اور خدا کے خلیفہ نے فیصلہ ان کے خلاف کیا۔

الم ناک صبح

روایت ہے۔ کہ وہ صبح۔ جس صبح کی نماز میں حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ نے اپنا فیصلہ سنایا۔ جب تلاوت کرتے ہوئے اس آیت پر پہونچے اِنَّ الَّذِیْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ لَمْ یَتُوْبُوْا فَلَھُمْ عَذَابُ جَھَنَّمَ وَلَھُمْ عَذَابُ الْحَرِیْقِ کہ (جو لوگ مومن مردوں اور عورتوں کو فتنہ میں مبتلا کرتے ہیں۔ پھر توبہ نہیں کرتے۔ ان کے لئے جہنم کا جلا دینے والا عذاب ہے) اور بار بار یہ آیت پڑھی۔ تو نمازیوں کی ہچکیں نکلنا شروع ہو گئیں جب آخری دفعہ آیت تلاوت کی۔ تو مسجد آہ و بکا سے ماتم کدہ بن گئی۔ پھر حضور نے اپنا فیصلہ صادر کیا۔ مومنانہ طریق یہ تھا۔ کہ غیر مبایعین اگر دل سے اس کے ساتھ متفق نہیں تھے۔ تو صاف جواب دے دیتے اور تجویز قبول کر کے قادیان کو اسی وقت چھوڑ کر چلے جاتے۔ پھر جب حضرت خلیفہ اولؓ نے فرمایا۔ خلافت کیسری کی دوکان کا سوڈا واٹر نہیں۔ انجمن کی دی ہوئی خلافت پر میں تھوکتا بھی نہیں۔ میرے بعد جو آئے گا۔ کیا پتہ کہ وہ ابوبکرؓ اور عمرؓ سے بھی بڑا ہو۔ تو غیر مبایع احباب نے اس وقت کیوں کھڑے ہو کر تردید نہ کی۔ غرض خلافت کے تو یہ لوگ منکر ہیں۔ لیکن جب مولوی محمد علی صاحب کی پارٹی میں کوئی فساد اٹھتا ہے تو وہ کہتے ہیں۔ کہ واجب الاطاعت امام کی ضرورت ہے۔

عبدالوہاب عمر طبیہ کالج دہلی۔

نتیجہ امتحان سالانہ تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان ۱۹۴۲ء

نتیجہ امتحان سالانہ تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان درج ذیل کیا جاتا ہے۔ امسال اس امتحان میں ۴۴۰ طلباء شامل ہوئے۔ جن میں سے ۳۸۳ کامیاب ہوئے۔ نتیجہ ۸۷ فیصدی رہا۔

مدرسہ ۷ اپریل ۱۹۴۲ء کو صبح سات بجے کھلے گا۔ اور پڑھائی باقاعدہ شروع ہو جائے گی۔ تمام طلباء بر وقت پہنچ جائیں۔ اور اپنے وطنوں سے لوٹتے ہوئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریکات کی تعمیل میں اپنے ساتھ اور طلباء کو بھی لانے کی کوشش کریں

خاکسار محمد عبدالقادر ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان

جماعت نہم فریق (اے)

۶۰۱ - مبارک احمد ۳۶۳/۸۵۰ ؛ ۶۰۲ مبشر احمد
۴۷۳ ؛ ۶۰۳ سعید احمد ۴۱۳ ؛ ۶۰۴ عبداللطیف
نیاز ۳۱۲ ؛ ۶۰۵ سعید منیر احمد ۵۱۳ ؛ ۶۰۷ عزیز احمد
راجیکی ۳۱۱ ؛ ۶۰۹ غلام نبی ۴۸۴ ؛ ۶۱۱
شمس الدین ۳۴۹ ؛ ۶۱۲ خلیل احمد ۳۷۳ ؛
۶۱۳ جمیل احمد ۴۱۶ ؛ ۶۱۴ عبدالمالک ۳۹۶
۶۱۵ حبیب اللہ ۶۵۷ ؛ ۶۱۷ مبارک احمد ۴۳۳
۶۱۸ نصیر احمد ۳۸۹ ؛ ۶۱۹ بشیر احمد لودھی
۵۱۵ ؛ ۶۲۰ سعید احمد ۳۵۶ ؛ ۶۲۱
سید عبداللطیف ۴۲۵ ؛ ۶۲۲ ذکاء احمد
۳۴۴ ؛ ۶۲۳ ضیاء الدین ۴۸۸ ؛ ۶۲۴
محمد صدیق ۴۱۹ ؛ ۶۲۵ محمود احمد افریقی ۵۱۲
۶۲۶ محمد عبداللہ ۳۲۲ ؛ ۶۲۸ نصیر الدین ۳۶۷
۶۳۴ عبداللطیف خاں ۴۰۹ ؛ ۶۳۵ عطاء الحق
۳۴۶ ؛ ۶۳۶ مظہر احمد ۳۱۰ ؛ ۶۳۸ فضل احمد
۵۲۷ ؛ ۶۴۰ بشیر احمد ملک ۵۰۶ ؛ ۶۴۱
محمد یحییٰ ۳۰۹ ؛ ۶۴۲ محمد ناصر ۵۷۱ ؛ ۶۴۳
غلام مجتبیٰ ۳۵۷ ؛ ۶۴۴ بشیر احمد چوہدری ۳۲۰
۶۴۵ - صلاح الدین ۳۲۲ ؛ ۶۴۷ منیر احمد ۵۴۷
۶۴۸ - احمد علی ۳۱۲ ؛

جماعت نہم فریق (بی)

۶۵۱ محمد احمد ۴۱۳/۸۵۰ - ۶۵۲ عبداللطیف ۳۹۱
۶۵۳ عبدالسبحان ۳۵۳ - ۶۵۶ حمید احمد ۵۰۴
۶۵۷ زین العابدین ۳۸۴ - ۶۶۰ بشیر احمد ۳۷۰
۶۶۳ عبدالقدیر ۴۱۴ - ۶۶۴ محمد عبداللہ ۳۶۱
۶۶۶ نیاز احمد ۴۸۷ - ۶۶۸ فیاض احمد ۴۰۲
۶۶۹ عنایت اللہ ۳۷۷ - ۶۷۰ محمد ادریس ۴۷۸
۶۷۱ صادق احمد ۴۸۸ - ۶۷۲ بشیر احمد ۳۱۷
۶۷۳ شہاب الدین ۳۰۴ - ۶۷۴ مبارک احمد ۴۸۳
۶۷۶ محمد وزیر ۵۶۹ - ۶۷۷ سمیع اللہ ۵۲۸ -
۶۷۸ عبدالکریم ۳۹۲ - ۶۸۰ محمد لطیف ۴۷۸
۶۸۱ سورج سیف اللہ ۲۷۵ - ۶۸۴ ظہور احمد ۴۳۹
۶۸۶ فتح محمد ۳۴۲ - ۶۸۷ عبدالحمید حیدرآبادی ۴۳۳
۶۸۸ مبارک احمد ۳۱۹ - ۶۸۹ عبدالمجید ۴۰۳
۶۹۰ بشیر احمد قاضی ۳۵۹ - ۶۹۱ فیض احمد ۴۹۴
۶۹۳ منیر الدین ۳۳۳ - ۶۹۶ شریف احمد ۵۰۴
۶۹۸ محمود احمد ۴۰۳

جماعت ہشتم فریق (اے)

۵۰۱ عبدالستار ۳۶۳/۸۰۰ - ۵۰۲ منور بیگ ۴۸۸
۵۰۳ شریف احمد ۴۱۴ - ۵۰۵ عبدالحمید I ۴۹۴
۵۰۶ عبدالرحیم ۳۴۱ - ۵۰۷ طاہر محمود ۳۲۷
۵۰۸ محمد احمد ۳۳۴ - ۵۰۹ غلام احمد ۵۳۱
۵۱۰ سمیع اللہ ۵۲۰ - ۵۱۱ آیت الرحمٰن ۳۱۱
۵۱۲ منیر احمد ۳۲۳ - ۵۱۴ محمد اجمل ۴۱۲ -
۵۱۵ عبدالکریم ۴۱۶ - ۵۱۶ مسعود حسین ۴۲۶ ؛ ۵۱۷
یعقوب اللہ ۴۱۲ ؛ ۵۱۸ صلاح الدین ۴۱۴ ؛ ۵۱۹ عبدالحمید II
۴۱۸ ؛ ۵۲۱ فاروق رشید ۳۳۳ - ۵۲۲ سلطان احمد ۴۷۴
۵۲۳ سردار محمد ۳۶۸ - ۵۲۴ سلیم الدین ۴۲۰ -
۵۲۵ محمد یوسف ۴۶۳ - ۵۲۶ حمید اللہ ۳۵۴
۵۲۷ عبدالغفور ۳۷۱ - ۵۲۸ محمود احمد ۴۸۸ -
۵۲۹ مبارک احمد ۳۸۲ - ۵۳۰ عباد اللہ ۳۶۷
۵۳۲ صلاح الدین II ۳۳۸ - ۵۳۳ اقبال احمد ۵۵۰
۵۳۴ اعزاز اللہ ۳۳۳ - ۵۳۶ محمد امین I ۴۵۱
۵۳۷ محمد امین II ۳۳۴ - ۵۳۸ عبدالمجید ۳۹۴
۵۴۰ نصیر احمد ۴۶۰ - ۵۴۱ نعمت اللہ ۴۶۶
۵۴۲ رشید احمد ۳۸۰ - ۵۴۳ عبداللطیف ۳۹۸
۵۴۴ محمود احمد ۴۵۱ - ۵۴۵ منیر احمد ۵۱۵
۵۴۶ عطاء الٰہی ۳۶۹ - ۵۴۸ مرزا انور احمد ۴۹۴

میجک لینٹرن سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جنگی پیشگوئیوں پر لیکچر

احباب کو معلوم ہے کہ موجودہ جنگ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں کس طرح لفظ بہ لفظ پوری ہو رہی ہیں۔ خاکسار نے زلزلہ جنگ کے نام سے قریباً دس ہزار ٹریکٹ پبلک میں تقسیم کئے۔ ہر احمدی دوست کا فرض ہے کہ وہ خدا کے بندوں پر اس نشان کی صداقت ظاہر کرے۔ تا دنیا خدا کی طرف رجوع کرے۔ اور اسلام کا منشا پورا ہو۔ میں نے میجک لینٹرن کے ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ان پیشگوئیوں پر لیکچر دینے کا سلسلہ شروع کیا ہے۔ اس کا پہلا تجربہ جماعت احمدیہ شام چوراسی کے سالانہ جلسے پر کیا گیا۔ حاضرین بلا لحاظ مذہب و ملت اس سے بہت متاثر ہوئے۔ کیونکہ جب ان کی آنکھیں پہلے حضرت اقدس کے الہام پر دے پر دیکھتیں اور پھر موجودہ جنگ کے مناظر تو وہ حیران رہ جاتے۔ جو احمدی جماعت اپنے ہاں یہ لیکچر کرانا چاہے وہ مجھ سے خط و کتابت کرے۔

محمد شفیع اسلم جہار باغ جالندھر

جماعت ہشتم فریق (بی)۔

۵۵۳ بشیر احمد ۳۶۴/۸۰۰ - ۵۵۸ مرزا طاہر احمد ۲۷۶
۵۵۹ عطاء الحق ۶۶۷ - ۵۶۰ محمد احمد ۴۷۲
۵۶۱ محمد ابراہیم ۵۰۹ - ۵۶۲ بشیر احمد II ۳۱۱
۵۶۳ نصر اللہ خاں ۳۸۱ - ۵۶۴ اسد اللہ خاں ۳۲۳
۵۶۵ نصیر احمد ۳۹۸ - ۵۶۷ محمد صادق ۳۳۹
۵۶۸ الطاف الرحمٰن ۳۹۱ - ۵۶۹ مظفر احمد ۴۲۴
۵۷۱ محمد سلیم ۵۲۷ - ۵۷۲ رفیع احمد ۴۵۹
۵۷۳ محمد اشرف ۴۸۸ - ۵۷۴ عبدالرشید ڈار ۴۴۰
۵۷۵ حفیظ الرحمٰن ۳۴۰ - ۵۷۶ بشیر احمد III ۳۴۹
۵۷۷ محمد شریف ۴۰۷ - ۵۷۸ محمود احمد ۴۹۳
۵۷۹ محمد اسرائیل ۵۸۷ - ۵۸۰ محمد رفیع ۴۲۹
۵۸۱ افضل بیگ ۴۱۴ - ۵۸۲ مختار احمد ۳۳۰
۵۸۵ محمد یحییٰ ۳۴۰ - ۵۸۶ اکرام اللہ ۲۷۲
۵۸۷ عبدالحی ۴۱۹ - ۵۸۹ محمد اکرم ۴۲۳
۵۹۱ بشیر احمد ۵۲۶ - ۵۹۲ شفیق الحسن ۳۹۵
۵۹۳ سید احمد ۳۳۴ - ۵۹۴ رضاء اللہ ۲۰۹

جماعت ہفتم فریق (الف)

۴۰۱ احسان الٰہی ۳۰۳/۸۰۰ - ۴۰۲ غلام احمد ۲۷۲
۴۰۳ بشیر الدین ۳۲۶ - ۴۰۴ محمود مبارک ۳۱۴
۴۰۵ محمد الیاس ۳۵۵ - ۴۰۶ حفیظ احمد ۴۱۲
۴۰۷ طاہر احمد ۳۸۸ - ۴۰۸ عبدالسمیع ۲۹۹
۴۰۹ منیر الدین ۳۹۰ - ۴۱۰ مبارک احمد ۲۸۲
۴۱۱ بشیر احمد ۳۷۳ - ۴۱۲ ثناء اللہ ۳۶۸
۴۱۳ گلزار الحق ۳۵۳ - ۴۱۴ لطف الرحمٰن ۳۱۲
۴۱۵ عبداللطیف ۳۷۹ - ۴۱۷ سعید احمد ۳۴۸
۴۱۸ آفتاب احمد ۳۱۶ - ۴۲۰ برکات الرحمٰن ۳۶۳
۴۲۱ صفدر سجاد ۲۴۶ - ۴۲۲ رشید احمد ۴۸۱
۴۲۳ محمد احمد ۵۰۰ - ۴۲۴ علی محمد ۳۲۷
۴۲۵ بشیر احمد II ۵۹۹ - ۴۲۶ بشیر احمد III ۳۵۰
۴۲۷ نصیر احمد ۴۰۱ - ۴۲۹ سید سعید احمد ۴۲۸
۴۳۰ سردار محمد ۳۰۷ - ۴۳۱ محمد صادق ۲۵۸
۴۳۲ محمد عیسیٰ ۳۱۶ - ۴۳۳ رشید احمد ۴۳۵
۴۳۴ محمد یوسف ۲۹۳ - ۴۳۵ محمد احمد ۳۶۴
۴۳۶ حسین المحسن ۳۴۰ - ۴۳۷ شریف احمد ۲۸۷
۴۳۸ عبدالحق ۳۹۲ - ۴۳۹ محمد لطیف ۳۲۰
۴۴۰ عبدالحمید ۳۷۴ - ۴۴۱ عبدالسلام ۲۰۲
۴۴۲ مبشر احمد ۳۱۳ - ۴۴۳ انور احمد ۳۴۹
۴۴۴ برکات احمد ۲۷۴ - ۴۴۵ بشیر احمد ۳۵۷
۴۴۶ نور احمد ۲۹۱

جماعت ہفتم فریق (بی)

۴۵۱ محمد یوسف ۳۰۰/۸۰۰ - ۴۵۲ عنایت اللہ ۴۸۵
۴۵۳ عبدالنور ۳۰۹ - ۴۵۴ شوکت علی ۵۱۵
۴۵۵ عبدالرشید ۳۹۶ - ۴۵۶ پران ناتھ ۳۴۹
۴۵۷ رشید احمد ۲۶۵ - ۴۵۸ ناصر محمود ۳۹۳
۴۵۹ سلطان محمد ۳۱۹ - ۴۶۰ خالد سیف اللہ ۳۴۱
۴۶۱ عبدالشکور ۲۹۷ - ۴۶۲ مصلح الدین ۴۴۴
۴۶۳ اشفاق حسین ۳۱۳ - ۴۶۴ بشیر احمد I ۴۰۳ -
۴۶۶ بشیر احمد II ۳۳۶ - ۴۶۷ عبدالحمید ۳۰۸
۴۶۸ رشید احمد II ۵۱۹ - ۴۷۰ منیر احمد ۳۴۶
۴۷۱ منصور احمد ۴۰۴ - ۴۷۲ محمد قیوم ۲۸۷
۴۷۳ محمد حیات ۴۰۴ - ۴۷۴ نور الحق ۶۲۷
۴۷۵ محمد افضل ۳۱۹ - ۴۷۶ مبارک احمد I ۵۶۱
۴۷۷ عبدالقادر ۳۶۵ - ۴۷۸ محمد نواز خان ۴۶۶
۴۷۹ عبدالسمیع ۳۱۸ - ۴۸۰ نذیر حسین ۲۹۸
۴۸۱ محمد افضل ۳۳۸ - ۴۸۳ مقصود احمد ۳۸۹
۴۸۶ خلیل احمد ۴۱۴ - ۴۸۷ محمد اسلم ۴۲۱
۴۸۹ محمد منیر ۴۲۶ - ۴۹۰ محمد عیسیٰ ۴۸۲
۴۹۱ رشید احمد III ۳۲۸ - ۴۹۳ محمد مجید خان ۲۴۸
۴۹۴ مبارک احمد II ۲۹۴

جماعت ششم فریق (اے)

۳۰۱ عبداللطیف ۲۵۸/۶۳۰ - ۳۰۲ بقاء الدین ۲۵۹
۳۰۳ رشید احمد ۲۶۹ - ۳۰۵ منور احمد ۲۷۴
۳۰۶ سعید احمد ۲۲۴ - ۳۰۸ مبارک احمد ۲۸۳
۳۱۰ سلطان احمد ۲۹۷ - ۳۱۱ ارشاد علی ۲۹۰
۳۱۲ اقبال احمد ۳۵۸ - ۳۱۵ منظور احمد ۲۶۴
۳۱۶ عزیز الرحمٰن ۲۶۸ - ۳۱۷ سعید اللہ ۴۵۰
۳۱۸ محمد کریم ۲۵۸ - ۳۱۹ ناصر احمد ۳۳۴
۳۲۰ منیر احمد ۲۳۶ - ۳۲۱ فضل الٰہی ۳۸۸
۳۲۲ علاء الدین ۳۰۶ - ۳۲۳ محمود احمد ۳۳۶
۳۲۵ محمد داؤد ۲۸۳ - ۳۲۷ محمد اشرف ۲۹۹
۳۲۸ عزیز احمد ۲۷۳ - ۳۲۹ عبداللطیف II ۴۱۲
۳۳۰ شریف احمد ۴۴۹ - ۳۳۱ محمد یوسف ۳۸۲
۳۳۴ محمد افضل ۲۷۵ - ۳۳۶ ناصر الدین ۲۵۴
۳۳۷ عبدالحمید ۳۵۰ - ۳۳۹ کریم المکارم ۳۸۵
۳۴۰ فصیح الدین ۳۵۷ - ۳۴۱ محمد اسحاق ۲۵۴
۳۴۳ خلیل احمد ۳۷۲ - ۳۴۴ یحییٰ صفی اللہ ۲۷۳
۳۴۵ داؤد احمد ۳۱۵ - ۳۴۶ مبارک احمد ۲۸۴
۳۴۷ ناصر احمد ۲۰۵ - ۳۴۸ مظہر غنی ۲۱۴

جماعت ششم فریق (بی)

۳۵۱ محمد اشرف ۳۲۱/۶۳۰ - ۳۵۲ یحییٰ ۳۰۷
۳۵۳ محمد یعقوب ۳۶۷ - ۳۵۷ ظہیر الدین ۳۲۰
۳۵۹ نذیر احمد ۴۶۵ - ۳۶۰ محمد احمد ۳۹۱
۳۶۱ محمد اکرم ۲۶۶ - ۳۶۲ عبدالرحمٰن ۲۷۸
۳۶۳ خالد محمود ۴۴۲ - ۳۶۴ طاہر احمد ۳۵۳
۳۶۵ عبدالغفور ۴۷۹ - ۳۶۶ محمد صادق ۳۱۹
۳۶۷ شمس الدین ۲۹۶ - ۳۶۸ محمد اسمٰعیل ۲۹۳
۳۶۹ محمد ناصر ۲۴۷ - ۳۷۰ منیر الدین ۴۷۵
۳۷۱ شبیہ احمد ۳۳۰ - ۳۷۲ خورشید احمد ۲۸۸
۳۷۳ عبدالرشید ۲۶۳ - ۳۷۴ رشید احمد ۳۱۹
۳۷۵ منور احمد ۲۸۹ - ۳۷۷ ذکاء اللہ ۲۶۵
۳۷۸ عبداللطیف ۳۸۹ - ۳۸۰ منیر احمد ۲۹۲
۳۸۱ سعید احمد ۲۴۷ - ۳۸۲ محمد انوار خان ۳۷۰
۳۸۳ محمد لطیف ۲۲۵ - ۳۸۴ صدیق بیو ۳۰۱
۳۸۶ خلیل احمد ۳۸۹ - ۳۸۷ حبیب احمد ۲۷۱
۳۸۹ شمس الحق ۳۵۰ - ۳۹۰ حفیظ احمد ۵۱۰
۳۹۱ نور الدین ۳۲۳ - ۳۹۲ غلام محی الدین ۳۴۶
۳۹۳ عبداللطیف ۲۹۰ - ۳۹۴ محمد رشید ۳۷۸
۳۹۶ بشیر احمد ۲۶۵ - ۳۹۸ شریف احمد I ۳۶۰
۳۹۹ مختار احمد ۲۵۳ - ۴۰۰ شریف احمد II ۴۲۷

جماعت پنجم فریق (الف)

۱ عبدالشکور ۱۸۳/۵۰۰ - ۲ رشید عالم ۳۵۴
۳ ظفر احمد ۳۱۴ - ۵ نعمت اللہ ۲۳۲
۶ بشارت احمد ۳۵۸ - ۷ خلیل احمد ۳۱۶
۸ سعید احمد ۳۰۵ - ۹ محمد عثمان ۴۰۱
۱۰ اعجاز مبارک ۳۴۹ - ۱۱ میاں نعیم احمد ۲۳۶
۱۲ مطیع اللہ ۳۵۵ - ۱۳ جلال الدین ۳۸۲
۱۴ عبدالحی ۲۳۰ - ۱۵ لطف الرحمٰن ۲۹۲
۱۶ سلطان محمد ۳۰۳ - ۱۷ اکرم سنگھ ۲۱۵
۱۸ رحمت اللہ ۲۸۶ - ۱۹ لطف المنان ۲۰۸
۲۰ عبدالرحیم ۳۴۹ - ۲۱ نور الدین الجبار ۳۱۱
۲۲ عبدالحمید ۳۵۴ - ۲۳ عبدالحق ۲۱۶
۲۴ عبداللہ یوسف ۲۲۱ - ۲۵ مبارک احمد باگپوری ۲۵۱
۲۶ مسعود احمد ۲۷۸ - ۲۸ ظہیر الدین ۲۳۷
۳۰ کرامت احمد ۲۶۰ - ۳۲ عبدالرحمٰن ۱۹۶
۳۳ عبدالشکور ۳۱۲ - ۳۴ منصور محمد ۲۲۴
۳۴ محمود احمد خان ۲۷۴ - ۳۴ ب عبدالرشید ناصر ۱۹۸

جماعت پنجم فریق (بی)

۳۶ نصرت اللہ ۳۹۲/۵۰۰ - ۳۷ ظفر اللہ خان ۱۹۱
۳۹ منیر احمد ۳۰۱ - ۴۰ مبارک احمد ۲۴۵
۴۱ عبداللطیف ۲۰۹ - ۴۳ محمد افضل فاروقی ۲۵۴
۴۴ مرزا خلیل احمد ۳۱۳ - ۴۵ محمود احمد ۳۰۰
۴۶ محمد انور ۳۸۴ - ۴۷ بشیر احمد ۳۵۳ - ۴۸ محمد بشیر احمد ۳۱۹
۴۹ رفیق الامین ۲۵۱ - ۵۰ عزیز احمد ۲۳۶
۵۱ غلام احمد ۲۷۹ - ۵۳ لطیف احمد ۲۴۹
۵۴ محمد اسلم فاروقی ۲۱۱ - ۵۶ محمد اسلم باجوہ ۳۷۵
۵۸ محمد شفیع ۳۵۶ - ۵۹ ذکاء اللہ ۲۷۷
۶۰ سعید احمد ۲۵۹ - ۶۱ محمد رشید ۲۲۴
۶۲ خلیل احمد ۲۳۰ - ۶۳ حبیب اللہ ۱۸۳
۶۴ محبوب احمد افریقی ۳۴۶ -
۶۵ منظور احمد ۳۶۳ - ۶۶ لطف الرحمٰن ۲۶۴

جماعت پنجم فریق (سی)

۶۷ بشیر احمد ۳۵۴/۵۰۰ - ۶۸ نسیم الدین احمد ۳۵۳
۶۹ عبدالمنان ۳۵۴ - ۷۰ شمس الحق ۳۱۷
۷۱ محمد عامر خان ۲۵۳ - ۷۲ عبدالمنان II ۲۴۸
۷۳ بشیر الدین احمد ۱۹۲ - ۷۴ عبید اللہ ۲۰۵
۷۵ غلام مصطفیٰ ۳۰۹ - ۷۷ محمد یوسف ۲۶۰
۷۸ عبدالرشید ۲۳۲ - ۸۰ منیر احمد ۲۱۸
۸۲ محمد اسمٰعیل ۳۳۲ - ۸۴ محمد عمر ۲۷۵
۸۵ حمید الدین ۲۵۴ - ۸۶ ضیاء الدین ۲۰۸
۸۷ محمد جمیل ۳۳۸ - ۸۸ محمد احمد ۳۱۴
۸۹ ناصر احمد ۲۷۲ - ۹۱ حمید الحی نار ۲۴۱
۹۳ مصطفیٰ محمود ۲۶۹ - ۹۴ منظور احمد ۳۱۴
۹۵ عبدالحی ۳۷۱ - ۹۶ عبدالشکور ۲۸۶
۹۷ عبدالباسط ۲۸۵ - ۹۸ کمال محمد ۲۶۶
۹۹ محمد احسان بیگ ۲۸۰ - ۱۰۰ محمد یعقوب ۲۹۱
۱۰۲ منصور احمد ۱۵۷ - ۱۰۳ عبدالمجید ۱۲۳

خدام الاحمدیہ کیلئے ضروری اطلاع!

قائدین و زعماء کرام! تمام اراکین کو یہ امر ذہن نشین کرادیں کہ اگر کسی دوست نے مجلس کے کسی کام سے چھٹی وغیرہ حاصل کرنی ہو۔ تو وہ اپنی درخواست صدر محترم کی خدمت میں تحریر کرتے وقت اپنے زعیم یا قائد صاحب کی وساطت سے ارسال فرمایا کریں۔ خاکسار خلیل احمد جنرل سیکرٹری خدام الاحمدیہ۔

رسالہ فرقان کے خریداروں کو اطلاع

رسالہ فرقان کے نئے خریداروں کی طرف سے اطلاعات موصول ہو رہی ہیں کہ ان کو پہلے دو نمبر بھی ارسال کئے جائیں۔ لیکن ان کی اطلاع کیلئے لکھا جاتا ہے کہ ان کے ارشاد کی تعمیل نہیں ہو سکیگی اسلئے کہ پہلے دونوں نمبر بالکل ختم ہو چکے ہیں۔ مزید ڈیڑھ صد خریدار ہونے پر انشاء اللہ تعالیٰ دوبارہ پہلے دونوں نمبر طبع کرائے جاویں گے تا احباب کے فائل مکمل ہو سکیں۔ خاکسار ملک صلاح الدین منیجر رسالہ فرقان قادیان

انچارج صاحب چوکی قادیان کی روانگی!

تھوڑا عرصہ ہوا چودہری رادہاکشن صاحب چوکی پولیس قادیان کے انچارج ہو کر آئے۔ وہ اگرچہ قادیان میں بہت قلیل عرصہ رہے۔ لیکن بعض چوری وغیرہ کے مقدمات کی برآمدگی میں بڑی قابلیت اور ذہانت کا ثبوت دیا۔

انہوں نے جہاں اپنے فرائض منصبی دیانت داری اور محنت سے سرانجام دئیے وہاں بلا امتیاز مذہب وملت پبلک کے ساتھ ان کے تعلقات نہایت خوشگوار رہے اب آپ ترقی پاکر پھلور ٹریننگ کیلئے بھیجے گئے ہیں روانگی کے وقت بہت سے لوگ انہیں الوداع کہنے کیلئے سٹیشن پر موجود تھے۔ خاکسار عبدالرحمٰن جنرل پریذیڈنٹ لوکل جماعت احمدیہ قادیان

"الفضل" کا خطبہ نمبر صرف ڈیڑھ روپے میں

مستحق احباب فوری توجہ فرمائیں

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ایک مخیر بزرگ نے ارشاد فرمایا ہے، کہ وہ "الفضل" کے خطبہ نمبر کے ایکسو پرچوں کی قیمت میں سے ایک روپیہ فی پرچہ کے حساب سے کل رقم اپنی گرہ سے ادا فرمائیں گے بشرطیکہ اسقدر مستحق احباب بقیہ ڈیڑھ روپیہ خود ادا کریں۔ پس ہم اس اعلان کے ذریعہ غریب اور مستحق احمدی احباب کو توجہ دلاتے ہیں کہ وہ اس زریں موقعہ سے فائدہ اٹھائیں اور ڈیڑھ روپیہ پیشگی ارسال کر کے "الفضل" کا خطبہ نمبر ایک سال کیلئے اپنے نام جاری کرالیں یہ رعایت صرف غریب اور مستحق خریداروں کو دی جائیگی رقم اور درخواستیں بنام منیجر "الفضل" قادیان ارسال کی جائیں۔

ضروری گذارش

الفضل مورخہ ۱۸، ۱۹ مارچ میں اُن احباب کی فہرست شائع ہوئی ہے جنکا چندہ الفضل ختم ہو چکا ہے۔ یا ۲۰ اپریل تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے تمام احباب سے مؤدبانہ التماس ہے کہ مجلس مشاورت کے موقعہ پر چندہ ادا فرمایا جاوے یا بذریعہ منی آرڈر ارسال کر دیا جائے جن اصحاب کی طرف سے چندہ وصول نہ ہوگا انکی خدمت میں ۸ اپریل کو وی۔پی ارسال کر دی جائیں گے۔ خاکسار منیجر "الفضل"

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

نئی دہلی ۔ ۲۳ مارچ ۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ ہفتہ کے روز ہمارے بمباروں نے شکاری طیاروں کی مدد سے رنگون کے قریب منگلاڈاون کے اڈہ پر حملہ کر کے ۱۰ جاپانی طیاروں کو برباد کر دیا۔ واپسی پر دشمن نے مقابلہ کرنا چاہا۔ مگر ہمارے طیاروں نے دشمن کے ۵ طیارے گرا دیئے۔ ہمارے طیاروں نے ایک اور اڈہ پر حملہ کر کے ۳ طیارے زمین پر برباد کر دیئے۔ اور کئی کو سخت نقصان پہنچایا۔

نئی دہلی ۔ ۲۳ مارچ ۔ آج سر سٹیفورڈ کرپس دہلی پہنچ گئے۔ آپ نے پریس کانفرنس میں کہا۔ میں ہندوستان میں برطانیہ کے جنگی کابینہ کی تجاویز لیکر آیا ہوں۔ تاکہ ان کے متعلق ہندوستانی لیڈروں کی رائے معلوم کروں۔ مجھے امید ہے کہ انہیں منظور کر لیا جائیگا۔ اس کے نتیجہ کے طور پر ہندوستان کا نہ صرف برطانیہ اور دیگر نوآبادیات کے ساتھ مکمل اتحاد ہو جائے گا۔ بلکہ روس۔ چین اور امریکہ کے ساتھ بھی اتحاد ہو سکے گا۔ اور اس طرح یہ ممالک دنیا کی آزادی کو تباہی سے بچانے کے لئے متحدہ اقدام کرینگے اور ان کو جاری رکھتے ہوئے۔ آپ نے کہا کانگریسی اصحاب کے ساتھ میرے دوستانہ تعلقات رہے ہیں۔ لیکن میں ایسی اسکیم لایا ہوں۔ جس میں مسلمانوں اور دیگر اقلیتوں کے شکوک کو دور کرنے کی بھی کوشش کی گئی ہے۔ لہذا میں ہندوؤں مسلمانوں۔ سکھوں اور دیگر اقوام کے لیڈروں سے کشادہ دلی سے ملوں گا۔ مجھے امید ہے کہ ہندوستانی لیڈر کابینہ کی تجاویز منظور کر لیں گے۔ نیز آپ نے یہ بھی بتایا کہ دہلی میں آپ دو ہفتہ تک قیام کرینگے۔

لنڈن ۔ ۲۳ مارچ ۔ روسیوں نے ... کی علاقہ میں تین اور اہم مقامات پر قبضہ کر لیا ہے۔ شمال مغرب میں بھی ایک مورچہ پر قبضہ کر لیا گیا ہے۔ اس جگہ جرمنوں کو بھاری جانی و مالی نقصان اٹھانا پڑا۔ کالینن اور جنوبی مورچوں میں سخت لڑائیاں ہو رہی ہیں۔ اول الذکر علاقہ میں ۱۰ دن کے اندر اندر بارہ ہزار جرمن ہلاک ہوئے۔ اس جگہ جرمن مورچوں کے پیچھے روسی چھاپہ مار دستوں نے ایک ریلوے لائن کے نیچے سرنگیں بچھا کر ایک ٹرین تباہ کر دی۔ جس میں ۲ سو جرمن سوار تھے۔

قاہرہ ۔ ۲۳ مارچ ۔ ایک اعلان مظہر ہے کہ کل برطانوی دستوں نے قیمیمی پر گولہ باری کر کے چوکیوں پر قبضہ کر لیا۔ متعدد سپاہی قید کر لئے گئے۔ اور چند توپیں ہاتھ آئیں۔

لنڈن ۔ ۲۳ مارچ ۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ بحیرۂ روم میں برطانوی آبدوزوں نے دشمن کے ۱۱ جہازوں کو غرق کر دیا۔ ان کی تفصیل یہ ہے۔ ۲ سپلائی جہاز۔ ۲ آبدوزیں۔ سپاہیوں سے بھرے ہوئے ۶ جہاز اور ایک موٹر بوٹ۔ برطانوی جہازوں نے پانی میں تیرتے ہوئے ملاحوں کو بچانے کی کوشش کی۔ لیکن محوری آبدوزوں نے اسے ناممکن بنا دیا۔

کینبرا ۔ ۲۳ مارچ ۔ مسٹر کرٹن نے اعلان کیا ہے۔ کہ آسٹریلین ہوائی جہازوں نے آج پرتگیزی ٹیمور کے دارالسلطنت پر حملہ کیا۔ مگر وہ ناکام بنا دیا گیا۔

واشنگٹن ۔ ۲۳ مارچ ۔ محکمہ جنگ کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ جاوا کی جنگ ختم ہونے کے بعد جاپان کے ۲۶ جنگی اور دیگر جہاز غرق کئے گئے ہیں۔

لنڈن ۔ ۲۳ مارچ ۔ برلن سے سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ جو شخص خاص ضرورت کے بغیر ریلوے سفر کرے گا۔ اُسے نظر بند کر دیا جائے گا۔

واشنگٹن ۔ ۲۳ مارچ ۔ محکمہ بحر نے اعلان کیا ہے۔ کہ بحر اوقیانوس میں مزید تین امریکن تجارتی جہازوں کو دشمن نے غرق کر دیا۔ اس ہفتے ۵ امریکن اور ایک اتحادی جہاز غرق ہوا۔

صوفیہ ۔ ۲۳ مارچ ۔ بلغاریہ کے شاہ بورس بذریعہ ٹرین ہٹلر سے ملاقات کے لئے برلن روانہ ہو گئے ہیں۔ الفرڈ کی اطلاع ہے۔ کہ ہٹلر بلغاریہ کو نئے مطالبات پیش کرنے والا ہے۔

دہلی ۔ ۲۳ مارچ ۔ ہز ایکسی لنسی وائسرائے نے آج سینٹ جان ایمبولنس ایسوسی ایشن اور انڈین ریڈ کراس سوسائٹی کے سالانہ اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے دونوں کی قابل تعریف سرگرمیوں کا ذکر کیا اور کہا کہ اس سال خواہ کچھ واقعات رونما ہوں۔ اور ہمیں کیسی ہی آزمائشوں میں سے گزرنا پڑے۔ یہ سوسائٹیاں اپنی روایات کو برقرار رکھیں گی۔ اور آنیوالے نازک ایام میں اپنے فرائض خوش اسلوبی سے ادا کریں گی۔

چنکنگ ۔ ۲۳ مارچ ۔ چینی ہائی کمانڈ کا ایک اعلان مظہر ہے کہ کل صبح صوبہ فوکائن کے دارالسلطنت فوچاؤ میں جاپان کے جنگی جہازوں اور چین کی ساحلی توپوں میں مقابلہ ہوا۔ اس پر جاپانی جہاز پیچھے ہٹ گئے۔ اس اعلان سے یہ بھی ظاہر ہے کہ شمالی ہونان میں چینیوں نے جاپانی مورچوں پر حملے کئے۔ اور شدید نقصان پہنچایا۔

نئی دہلی ۔ ۲۳ مارچ ۔ حکومت ہند نے ایک اعلان میں تنبیہ کی ہے۔ کہ مٹی کے تیل کو موٹر کے تیل کے طور پر استعمال نہ کیا جائے۔ کیونکہ یہ تیل نہ صرف موٹر کے انجن کیلئے نقصان دہ ہے۔ بلکہ اس طرح دوسرے ضروری مقاصد مثلاً روشنی وغیرہ میں روک پیدا ہو جاتی ہے۔

نئی دہلی ۔ ۲۳ مارچ ۔ حکومت ہند نے ربڑ کنٹرول کا حکم جاری کر دیا ہے۔ اس کا اطلاق ربڑ کے تمام تاجروں اور ربڑ کا سامان بنانے والوں پر یکم اپریل سے ہوگا۔

چنکنگ ۔ ۲۳ مارچ ۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ منگل کے دن جاپانی فوجیں چین کے صوبہ کوانتنگ کے ساحل پر چنگشان کے قریب اتر پڑی ہیں۔ چینی اور جاپانی فوجوں میں گھمسان کی جنگ ہو رہی ہے۔

لدھیانہ ۔ ۲۳ مارچ ۔ مقامی پولیس نے ایک کاغذ فروش کو گراں نرخ پر کاغذ فروخت کرنیکے الزام میں ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ کے ماتحت گرفتار کر لیا ہے عدالت نے درخواست ضمانت نامنظور کر دی۔

ولنگٹن ۔ ۲۳ مارچ ۔ نیوزی لینڈ میں ۲۰ اور ۲۱ سال عمر کی عورتیں نیشنل سروس کے لئے بھرتی کی جائینگی۔ بھرتی ہونے والی عورتوں کی تعداد ۲۴ اور ۲۶ ہزار کے درمیان ہوگی۔

واشنگٹن ۔ ۲۳ مارچ ۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ امریکہ اور چین کے درمیان ایک معاہدہ طے ہوا ہے۔ جس کے مطابق امریکہ چین کو ۱۲½ کروڑ پونڈ قرضہ دے رہا ہے۔

لنڈن ۔ ۲۳ مارچ ۔ ڈیلی مرر کے بیان کے مطابق قاہرہ میں عرب ممالک کی ایک کانفرنس منعقد ہونے والی ہے جو جنوبی امریکہ کی جمہوری حکومتوں کی کانگرس کا نمونہ ہوگی۔ اخبار مذکور کو معلوم ہوا ہے کہ سلطان ابن سعود نے اس تجویز کا خیر مقدم کرتے ہوئے اس کے تمام انتظامات کا بیڑہ اٹھانے کا اعلان کیا ہے۔

چنکنگ ۔ ۲۳ مارچ ۔ سپریم نیشنل ڈیفنس کونسل کے سیکرٹری نے آج ایک بیان میں کہا کہ آزاد ہندوستان جمہوریتوں کے لئے غیر معمولی تقویت کا باعث ہوگا۔ اسوقت ہندوستان اپنے اس خواب کی تعبیر کی جستجو میں ہے کہ اسے آزاد کر دیا جائے۔ یہ میری دیانتدارانہ رائے ہے کہ اگر ہندوستان کی اس خواہش کا احترام کیا گیا تو برطانیہ کو اس سے کسی قسم کا نقصان نہ ہوگا۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ غلام نبی